1st Edition

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

میں "خاتم النبیین" ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

پروفیسرز فورم

ختم نبوت سیشن



شبان ایجوکیشنل فورم

S.E.F Topics


حقوقِ مصطفیٰ ﷺ


ناموس رسالت ﷺ
سیشن


ختمِ نبوت
سیشن
www.shubban.com


TS
TEACHER'S SKILLS


Communication SKills


TIME
MANAGEMENT


sleep
management

فہرست مضامین

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ کسی کو اپنے حبیب ﷺ کی عزت و حرمت کے تحفظ کے لئے قبول کرلیں۔ اگر کسی کی خواہش ہو کہ دین کی ہمہ جہت خدمات میں اس کا بھی حصہ شامل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت کے عظیم مشن کے ساتھ وابستہ ہو جائے، یقیناً یہ ایسی سعادت ہے جس کا بدلہ جنت ہے۔ آپ کے دل میں اس سعادت کے حصول کی خواہش کا پیدا ہونا اور اس کتابچے کا آپ کے ہاتھوں میں آجانا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس عظیم کام کے لیے چن لیا ہے۔ بس اس کام سے لگے رہیں اور جتنا بھی ہو اس مشن میں اپنا حصہ ڈالتے رہیں۔

یہ جتنی عظیم سعادت ہے اتنی ہی بڑی ذمہ داری بھی ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عظیم کام کے لیے قبول فرمالے (آمین)۔

اس سیشن کو پڑھانے سے پہلے چند ضروری باتیں ذیل میں عرض کی جا رہی ہیں۔

۱۔ جتنا بھی سبق پڑھائیں اس کو اگلے سبق سے پہلے سن لیں۔

۲۔ سبق کو ہر کلاس کے ذہنی لیول کے مطابق پڑھائیں۔

۳۔ سبق کو INTERACTIVE بنائیں (یعنی بچوں کی سبق کے دوران شمولیت)۔

۴۔ سبق سے متعلق کچھ ہوم ورک بھی دیں۔

۵۔ بچوں میں سبق کو یاد کر کے سنانے کا یا تقریری مقابلہ بھی رکھا جائے۔

سیشن کے باقاعدہ آغاز سے پہلے چند ابتدائی باتیں عرض کرنی چاہیے کہ ہم اس دنیا میں کیوں آئے ہیں؟

ہم آخرت کے مسافر ہیں اور جنت ہماری منزل ہے جبکہ دنیا میں ہمارا قیام انتہائی مختصر ہے جو یہاں آیا ہے اسے جانا بھی ہے جسے زندگی ملی ہے اسے موت بھی آنی ہے اور موت کے بعد ختم نہ ہونے والی زندگی ہے وہ زندگی کامیاب ہو جائے اس کے لئے ہمیں تیاری کرنی ہے اور ایمان اور نیک اعمال لے کر قبر میں اترنا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''عقلمند وہ ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرے''۔ قبر میں جاتے ہی ہمارا امتحان شروع ہو جائے گا اور اگر تیاری نہ کی تو پھر ہمیشہ کی ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جبکہ اس کامیابی کو حاصل کرنا انتہائی آسان ہے، آپ دیکھ لیں کھانے پینے کی اشیاء میں ہر پاکیزہ چیز کے کھانے پینے کی اجازت ہے بلکہ انسانی طبیعت اور ضرورت میں کوئی ایک چیز بھی نہیں ہے جس کے حصول کے لئے کوشش ممنوع ہو اور اس کے استعمال پر پابندی ہو۔ جس کی آخرت بگڑی اس کی دنیا بھی بگڑے گی اور جس کی آخرت سنوری اس کی

دنیا بھی سنورے گی۔

(اس طرح کی اور بھی اصلاحی باتیں اپنے اپنے الفاظ میں کہی جا سکتی ہیں۔)

آج کے سیشن میں ہم چند اہم عقائد کے حوالے سے بات کریں گے اور ہم نے عقائد کو اس لئے اختیار کیا ہے کہ عقائد اعمال کی قبولیت وعدم قبولیت کے لئے شرط ہیں، اگر عقائد گفتگو میں درست ہونگے تو اعمال قبول ہونگے، جبکہ غلط عقائد کی وجہ سے اچھے اعمال بھی قبول نہیں ہوتے۔ میں اس بات کی وضاحت دو مثالوں سے عرض کرتا ہوں:

اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کے حصول کے لئے ایک شخص اچھی نیت کے ساتھ کوئی نیکی کا کام کرے مثلاً ہسپتال کی تعمیر کروادے، قحط زدہ علاقے میں پانی کا انتظام کروادے جبکہ وہ عیسائی، یہودی ہو یا دیگر کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو تو اس کی اچھی نیت اور اچھا عمل اس کو اللہ کی رضا اور جنت نہیں دلائے گی۔ کیونکہ اس کا عقیدہ درست نہیں ہے۔

دوسری مثال یہ کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو لیکن نماز کو فرض نہ مانتا ہو تو اس کا نماز کا عمل بھی باطل ہے کیونکہ یہ شخص نماز کی فرضیت کا منکر ہے، جبکہ نماز کی فرضیت عقیدہ ہے اسی طرح اور بہت سی مثالیں بن جائیں گی۔ غرض یہ کہ عقیدہ کی درستگی اول چیز ہے اور تمام انبیاء بھی سب سے پہلے عقائد کی دعوت دیتے تھے اور قرآن مجید نے بھی پہلے عقیدے کی اصلاح کی دعوت دی ہے پھر عمل کا ذکر کیا ہے۔

فتنہ کسے کہتے ہیں؟

اس امت اور پہلی امتوں میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ پہلی امتوں میں دو گروہ ہوتے تھے ایک اہل حق اور دوسرا اہل باطل کا، اہل حق اپنے عقائد ونظریات کو حق کے نام سے جبکہ اہل باطل اپنے باطل عقائد و نظریات کو باطل ہی کے نام سے پیش کرتے تھے جبکہ اس امت میں تین گروہ ہیں پہلا اہل حق کا دوسرا اہل باطل اور تیسرا اہل دجل کا۔ اب یہ سمجھ لیجیے کہ اہل دجل یا اہل فتنہ کس جماعت کو کہتے ہیں، اہل فتنہ ہر اس باطل جماعت یا گروہ کو کہتے ہیں جو باطل پر حق کا لباس پہنا کر پیش کرے سادہ مثال سے یوں سمجھئے وہ ڈاکو اور لٹیرے جو پولیس کی وردی میں لوٹتے ہیں بس فتنہ کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ اسی لیے بغیر محنت اور معلومات کے فتنہ کو پہچاننا خاصہ مشکل ہوتا ہے۔

پرفتن دور:

اسی لئے محسن انسانیت حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام امت کو خبردار فرماتے ہوئے آخری زمانے میں فتنوں کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے تاکہ جو بھی امتی فتنوں کے اس سخت ماحول کو پائے تو اس کے مطابق تیاری کر کے اپنے ایمان کو بچا سکے۔

جن احادیث میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو فتنوں کے بارے میں خبردار کیا ہے ان میں سے صرف دو حدیثیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ ہمیں فتنوں کی سنگینی کا علم ہو سکے اور اس کے مقابل ہم اپنے ایمان کو بچانے کے لیے تیاری کر سکیں۔

حدیث نمبر 1:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا

”قیامت کے قریب ایسے فتنے واقع ہوں گے جو اندھیری رات کی طرح ہوں گے ان میں انسان صبح مومن ہوگا تو شام کو کافر اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کافر ہو جائے گا اور بہت سے لوگ تھوڑے سے مال کے عوض اپنا دین بیچ ڈالیں گے۔“

(جامع ترمذی: کتاب الفتن، حدیث نمبر: 2197)

حدیث نمبر 2:

وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ

”فتنے یوں پے در پے آئیں گے جیسے مالا کا دھاگہ ٹوٹنے سے موتی گرتے ہیں“۔

(جامع ترمذی: کتاب الفتن، حدیث نمبر: 2211)

اس حدیث شریف کی تشریح علماء کرام نے یوں کی ہے کہ انتہائی خوفناک بات ہے کہ یہ فتنے ایک کے بعد ایک کر کے ایمان کو تباہ کرنے کے لیے آتے رہیں گے یعنی ابھی ایک فتنہ ختم نہیں ہوگا کہ دوسرا آجائے گا اور دوسرا ابھی ختم نہیں ہوگا کہ تیسرا شروع ہو جائے گا۔ اور آج جو بعض مسلمان جہالت کی وجہ سے لالچ میں آکر اپنا ایمان بیچ ڈالتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ فتنہ کی پہچان نہیں رکھتے اگر مسلمان ان احادیث کو سمجھ کر

فتنہ کی سنگینی اور چال بازی سے واقف ہو جائے تو پھر کسی صورت بھی ایمان جیسی بیش قیمت نعمت کا سودا نہیں کر سکتا۔

ایمان وکفر:

اسی لیے ہم ایمان وکفر کی تعریف پر بات کریں گے کیونکہ اگر ایمان وکفر کا علم نہ ہوتو اس بات کا امکان ہے کہ مسلمان کفر کو اسلام سمجھ کر اپنے دین وایمان ہی کو برباد نہ کر ڈالے۔ اس لیے ان دونوں کے بارے میں جاننا انتہائی ضروری ہے۔

ایمان:

هُوَ التَّصْدِيْقُ بِمَا جَآءَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِهٖ مِنْ عِنْدِ اللهِ تَعَالٰى وَالْاِقْرَارُ بِهٖ

جو (شریعت) آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں اس کی (دل سے) تصدیق کرنا اور (زبان سے) اس کا اقرار کرنا۔ (شرح عقائد نسفیہ)

کفر:

فمن أنكر شيئا مما جاء به الرسول كان من الكافرين

(شرح عقیدہ الطحاویہ، ص: ۲۹۲)

ترجمہ: جو آپ ﷺ شریعت لے کر آئے ہیں ان میں سے کسی ایک کا انکار کر دینا کفر ہے۔

خلاصہ یہ کہ مومن اور مسلمان ہونے کے لیے تو شرط ہے کہ ہر اسلامی عقیدہ وحکم کو مانا جائے اور کسی ایک کا بھی انکار نہ کیا جائے، لیکن کافر ہونے کے لیے یہ شرط نہیں کہ سارے عقائد واحکامات کا انکار کیا جائے بلکہ اسلام کے کسی ایک عقیدہ یا حکم کا بھی انکار کیا تو ایسا شخص کافر ہو گیا۔ اس کو ایک سادہ مثال سے یوں سمجھئے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں سارے اسلامی احکامات وعقائد کو مانتا ہوں لیکن قرآن مجید کی 114 سورتوں میں ایک سورۃ کو نہیں مانتا یا یوں کہے کہ میں سب عقائد کو مانتا ہوں مگر عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا نبی نہیں مانتا تو ایسا شخص ہرگز مسلمان نہیں ہے جیسے پاک پانی کا گلاس شراب کے ایک قطرے سے ناپاک ہو جاتا ہے ایسے ہی ایک عقیدہ کے انکار سے انسان مسلمان سے کافر ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید نے جن عقائد کو مرکزی قرار دے کر بار بار بیان کیا ہے وہ تین ہیں:

۱۔عقیدہ توحید ۲۔عقیدہ رسالت ۳۔عقیدہ آخرت

ان تینوں عقائد میں سے عقیدہ رسالت بنیادی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ مومن کو تمام عقائد و اعمال رسالت ہی کے واسطے سے ملتے ہیں ابھی ہم جس عقیدے پر بات کرنے لگے ہیں وہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی تعریف:

"اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے حضرت آدم علیہ السلام سے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ شروع کیا اور اس سلسلہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکمل کر دیا، تمام کر دیا، ختم کر دیا۔ یعنی سلسلہ نبوت کے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں جبکہ آخری نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک اللہ تعالیٰ کسی کو نبوت عطا نہیں کریں گے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا، یا یوں کہہ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبیوں کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوگا۔ اس عقیدے کو دین اسلام میں عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں۔

وضاحت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اسلامی عقیدہ ہے کہ وہ آسمان پر زندہ ہیں اور قیامت کے قریب غلبہ اسلام اور قتل دجال کے لئے نازل ہوں گے اور ان کا آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ ختم نبوت کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملنی جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ نبی ہیں جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نبوت ملی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کا مفہوم:

عقیدہ ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں اور قیامت تک کے تمام زمانوں اور تمام انسانوں کے لئے نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے مطلب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی بھی انسان کسی بھی زمانے، علاقے، رنگ، نسل کا ہو اگر نجات چاہتا ہو تو اس کے لئے نجات کا واحد راستہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ذات مبارک ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت:

یہ عقیدہ دین اسلام کے لیے بنیاد اور جڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر دین اسلام کو منہدم کرنا ہو تو اس ایک عقیدے کو نقصان پہنچانے سے پورا دین ختم ہو جائے گا جیسا کہ اگر کسی درخت کی جڑ کاٹ دی جائے تو وہ

کتنی دیر تک پھل دیتا رہے گا؟ ظاہری بات ہے کہ وہ درخت پھل دینا بند ہو جائے گا۔ اسی طرح عمارت اگرچہ کتنی ہی خوبصورت اور مضبوط کیوں نہ ہو اگر اسکی بنیاد کو گرا دیا جائے تو وہ تباہ ہو جائے گی۔ بالکل اسی طرح دین اسلام کی عمارت یا دین کے تمام عقائد اور اعمال اسی ختم نبوت کی بنیاد پر کھڑے ہیں اگر ختم نبوت کی حفاظت نہیں تو پھر دین اسلام بھی محفوظ نہیں۔ اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد امام ابن نجیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الاشباہ والنظائر میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

اِذَا لَمْ یَعْرِفْ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِیَاءِ فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ، لِأَنَّهُ مِنَ الضَّرُوْرِیَّاتِ (الاشباہ والنظائر، جلد 2، ص 91)

''اگر کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ حضور (ﷺ) آخری نبی ہیں تو وہ شخص ہرگز مسلمان نہیں، کیوں کہ یہ عقیدہ ضروریات (دین) میں سے ہے۔''

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کو اللہ کا نبی اور رسول مانتا ہو اور نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور دیگر تمام عبادات بھی کرتا ہو لیکن وہ یہ نہ جانتا ہو کہ آپ ﷺ اللہ پاک کے آخری نبی اور رسول ہیں تو وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے اور اس کی نجات نہیں ہو سکتی جب تک آپ ﷺ کو آخری نبی نہیں مان لیتا۔ یہ عقیدہ اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں 100 آیات میں اس عقیدہ کو بیان فرمایا اور 210 احادیث مبارکہ سے یہ عقیدہ ثابت ہے۔

(اب بچوں سے پوچھا جائے کہ اللہ پاک نے 100 دفعہ اس عقیدے کو کیوں بیان کیا؟ اور 210 مرتبہ آپ نے ﷺ کیوں فرمایا کہ میں اللہ کا آخری نبی ہوں؟)

عقیدہ ختم نبوت از روئے قرآن:

اس عقیدے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن پاک کے آغاز ہی میں پہلے صفحے پر اس عقیدے کو بیان کیا جا رہا ہے۔

آیت نمبر 1:

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 4)

”(ایمان والے) وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس وحی (نبوت) پر جو آپ پر نازل کی گئی اور اس وحی پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی۔ اور وہ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔“

اس آیت مبارکہ میں اللہ پاک مسلمان ہونے کے لیے دو وحیوں پر ایمان لانے کو شرط قرار دے رہے ہیں ایک جو آپ ﷺ پر نازل کی گئی یعنی کہ قرآن پاک اور دوسری جو آپ ﷺ سے پہلے نازل کی گئیں یعنی کہ توریت، زبور، انجیل وغیرہ۔ اب اگر آپ ﷺ کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو قرآن کریم کی اس آیت میں اس وحی کا ذکر ضرور کیا جاتا اور ارشاد ہوتا کہ مسلمان تین قسم کی وحیوں پر ایمان لائے۔ لیکن یہاں یہ فرمایا جارہا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد وحی نبوت نہیں بلکہ آخرت ہے اور علماء نے اس کی تفسیر میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا بلکہ قیامت آئے گی۔

آیت نمبر:2

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (سورۃ احزاب، آیت نمبر 40)

”محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔“

اس آیت میں بھی واضح اعلان ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول بھی ہیں اور خاتم النبیین بھی ہیں اور مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہی بات لکھی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت آخری نبوت ہے اب آپ ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کو نبوت نہیں دیں گے۔

(ہوم ورک دیا جاسکتا ہے کہ ان دو آیات کے علاوہ کوئی اور آیت لکھ کر لائیں)

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی:

اَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا

خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

''میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی (پیدا) نہیں ہوگا''۔

(جامع ترمذی: کتاب الفتن، حدیث نمبر:2219)

آخری نبی کی آخری امت:

أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، حدیث نمبر:4077)

میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم سب امتوں کے آخر میں ہو۔

اسود عنسی:

جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنے کا آغاز آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں اس وقت ہی ہو گیا تھا جب 10 ہجری میں اسود عنسی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، یہ شخص کاہن اور شعبدہ باز تھا، ابتدا میں اس کے ساتھ 700 جنگجو شامل ہو گئے، اس نے چند دنوں میں پورے یمن پر قبضہ کر لیا اور اس کی قوت میں بے پناہ اضافہ ہوتا گیا۔ جب نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے عاملین کو خطوط روانہ کیے، جن میں اسود عنسی کو قتل کرنے کا حکم جاری فرمایا، چنانچہ آپ ﷺ کے جانثار صحابی حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اس گستاخ کو قتل کر کے اپنے اوپر شفاعت محمدی کو واجب کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان الفاظ میں خوش خبری سنائی:

''فاز فیروز'' کہ فیروز کامیاب ہو گیا۔

مسیلمہ کذاب:

اسی طرح آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری ایام میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا۔ آپ ﷺ کی رحلت کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو آپ نے منصب خلافت سنبھالتے ہی سب سے پہلے مسیلمہ کذاب کے خلاف لشکر روانہ کیا، لیکن پہلے لشکر کو شکست کا سامنا کرنا پڑا، اس طرح دوسرے لشکر کو بھی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنا کر تیسرا لشکر روانہ کیا گیا، پھر دونوں لشکروں کی آپس میں زبردست جنگ ہوئی اور بالآخر لشکر اسلام کو فتح عظیم نصیب ہوئی صرف اس

جنگ میں 1200 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے اور مد مقابل مسیلمہ کذاب سمیت اس کے 27 ہزار حواریوں کو جہنم واصل کیا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ حیات میں اسلام کے تحفظ و دفاع کے لیے جتنی جنگیں لڑی گئیں، ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کل تعداد 259 ہے۔ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ و دفاع کے لیے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ سیّدنا صدیق اکبر کے عہد خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں لڑی گئی، اس ایک جنگ میں شہید ہونے والے صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم کی تعداد بارہ سو ہے۔

پہلے شہیدِ ختم نبوت - حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ:

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی کل کمائی اور گراں قدر اثاثہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، جن کی بڑی تعداد اس عقیدہ کے تحفظ کے لیے جام شہادت نوش کر گئی۔ اس سے ختم نبوت کے عقیدہ کی عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ انہی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ ہے، جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمامہ کے مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا۔ مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کو کہا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، مسیلمہ نے کہا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں (مسیلمہ) بھی اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ میں بہرا ہوں، تیری یہ بات نہیں سن سکتا، مسیلمہ بار بار سوال کرتا رہا، وہ یہی جواب دیتے رہے اور مسیلمہ ان کا ایک ایک عضو کاٹتا رہا، حتیٰ کہ حبیب رضی اللہ عنہ بن زید کی جان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کو شہید کر دیا گیا۔"

عقیدہ ختم نبوت کی فضیلت:

عقیدہ ختم نبوت کا تعلق براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک کے ساتھ ہے اسی لیے اس عقیدے کے تحفظ کے لیے کام کرنا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے تحفظ کے لیے کام کرنا ہے۔ اسی لیے ذات نبوت اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے والے کو ممتاز اور نمایاں کیا گیا ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے محافظین کے حق میں دنیا و آخرت کی کامیابی کی بشارتیں بیان فرمائیں ہیں:

حضرت امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھی

تھی اور ستاروں بھری رات تھی میں نے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ کی امت میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کی نیکیاں ان تمام ستاروں کے برابر ہوں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔تو امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ پھر میرے باپ (ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر کی تو ایک نیکی (وہ تین راتیں جو غار میں حضور ﷺ کی حفاظت کرتے ہوئے گزریں) وہ عمر کی ساری زندگی کی نیکیوں پہ بھاری ہے۔

پھر جب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المومنین بنے تو ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ اے امیر المومنین! آج میں آپ سے ایک سودا کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میری ساری زندگی کی نیکیاں آپ لے لیں اور مجھے اپنی زندگی کی صرف دو نیکیاں بدلے میں دے دیں۔ امیر المومنین نے پوچھا کونسی دو نیکیاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات کی۔ رات وہ جب آپ غار ثور میں حضور پاک ﷺ کی ذات کی حفاظت کر رہے تھے اور دنوں میں سے وہ دن جب آپ نے مرتدین (منکرین زکوٰۃ و منکرین ختم نبوت) کے خلاف جنگ کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اب حضور پاک ﷺ خود فرما چکے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیاں تو ستاروں سے بھی زیادہ ہیں اور ستاروں کو شمار کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے لیکن اگر ہم بات سمجھنے کے لیے یہ فرض کر لیں کہ کھرب ہا کھرب ستارے ہیں تو اس کا مطلب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی کھرب ہا کھرب نیکیاں ہوئیں۔تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تمام نیکیوں کو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو نیکیوں سے ہلکا سمجھا تو اب دیکھ لیتے ہیں کہ وہ دو نیکیاں کیا تھیں؟ پہلی تو خود حضور پاک ﷺ کی ذات کی حفاظت تھی اور دوسری نیکی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت، لہٰذا حضرت عمر فاروق یہ بات پوری امت کو سمجھا گئے کہ حضور پاک ﷺ کی ذات کی حفاظت اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت دونوں برابر عمل ہیں اور نیکیوں کا عظیم خزانہ ہیں۔

(طلباء کو یہاں ہوم ورک دیا جائے کہ ایک واقعہ ختم نبوت کے حوالے سے لکھ کر لائیں چاہے اپنے محلے کے امام صاحب سے مدد لیں یا والدین سے)

قادیانیت کیا ہے؟

تاریخ اسلام اس بات پر گواہ ہے کہ عقیدہ ختم نبوت و ناموس رسالت ﷺ کے معاملے میں کبھی

سمجھو تا نہیں کیا گیا جب کبھی کسی نے اس مبارک عقیدہ کا انکار کیا تو ملت اسلامیہ کی طرف سے سخت ردعمل آیا ہے۔ چنانچہ نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا یہ سلسلہ چلتے چلتے مسیلمہ پنجاب مرزا غلام قادیانی تک پہنچتا ہے برصغیر پاک وہند میں انگریز نے اپنے ظالمانہ دور تسلط کو طول دینے کے لیے 1901ء میں مرزا غلام قادیانی نامی شخص سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کروا کر فتنہ قادیانیت کی بنیاد رکھی اس شخص نے اسلام کا نام لے کر اسلام پر حملے کیے اور اپنے انہی اعمال کے سبب 1908ء میں اپنی ہی غلاظت پر گر کر اپنے انجام کو پہنچ گیا لیکن اس کے ماننے والے قادیانی /مرزائی (جو خود کو احمدی کہتے ہیں) آج بھی اس کے باطل عقائد ونظریات کو اسلام کے نام پر پھیلا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔

قادیانیوں کی وجوہ تکفیر (قادیانی کافر کیوں؟):

قادیانیت چونکہ ایک فتنہ ہے اور فتنہ کہتے ہی اسے ہیں جو ظاہری اعمال سارے حق والے کرے لیکن اندر اس کے کفر چھپا ہو۔ لہٰذا یہی وجہ ہے کہ عام طور پر مسلمان قادیانیوں کے اس سوال سے پریشان ہو جاتے ہیں کہ ہمارا کلمہ، نماز، روزہ، زکوۃ، حج و دیگر تمام عبادات ویسی ہی ہیں جیسی تم مسلمانوں کی ہیں تو پھر تم ہمیں کافر کیوں کہتے ہو؟ اور ہم حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بھی مانتے ہیں پھر ہم کافر کیوں ہیں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی وجہ سے کافر قرار دیتے ہیں۔ قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی لسٹ اتنی لمبی اور خوفناک ہے کہ بیان سے باہر۔ لہذا ہم قادیانی کتابوں سے چند کفریہ عقائد پیش کیے دیتے ہیں جس سے ان کا کفر بالکل صاف صاف ظاہر ہو جائے گا۔

اللہ پاک کی توہین:

اللہ پاک کی شان میں مرزا قادیانی نے بیسیوں گستاخانہ باتیں لکھیں ہیں ان میں سے صرف ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں جو اسکی کتاب تذکرہ کے صفحہ نمبر 152 پر ہے:

”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“

(تذکرہ ص152)

انبیاء علیہم السلام کی توہین:

مرزا لکھتا ہے:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہو، میں داوٗد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔‘‘ (روحانی خزائن ج22 ص76)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:

’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘

(روحانی خزائن ج11 ص291)

’’یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔‘‘ (روحانی خزائن ج19 ص71)

’’ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے۔ کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے، کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشہ کر رہی ہے۔ یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد۔ اور ایک خوبصورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسبی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔ افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا۔ کمبخت

زانیہ کے چھونے سے اور ناز وادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے۔ اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔ اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ۔ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی اور زنا کاری میں سارے شہر میں مشہور تھی۔'' (روحانی خزائن ج9 ص449)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین:

قادیانی عام طور پر سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی نبی مانتے ہیں محترم حضرات یہ مرزائیوں کا صریح دھوکہ ہے یاد رہے مرزا قادیانی نے عام دعویٰ نبوت نہیں کیا بلکہ ثانی محمد ہونے کا دعویٰ کیا ہے کیونکہ قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد رسول اللہ نے دوبار دنیا میں آنا تھا پہلی بار آپ مکہ میں محمد بن عبداللہ کی صورت میں تشریف لائے اور دوسری بار قادیان میں مرزا قادیانی کی شکل میں آئے۔

قرآن کریم کے چھبیسویں پارے میں سورہ فتح ہے اس کے آخری رکوع کی آیت میں اللہ پاک نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کا نام لے کر مخاطب کیا ہے لیکن مرزا قادیانی اپنی کتاب میں اسی آیت کو لکھ کر کہتا ہے کہ اس آیت میں محمد سے مراد میں ہوں۔

''یہ وحی اللہ ہے **محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم** اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی''۔ (روحانی خزائن ج18 ص207)

اسی طرح ایک اور جگہ گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''اور جو شخص مجھ میں اور مصطفی میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے''۔ (یعنی میں اور مصطفی ایک ہی ذات کے دو نام ہیں)

(روحانی خزائن ج16 ص259)

مرزا قادیانی کے بیٹے نے تو اس دو محمد کے عقیدہ کو ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک قرار دیا ہے۔ حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

''تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا تا اپنے وعدہ کو پورا کرے۔'' (کلمۃ الفصل ص105)

اسی گندے عقیدہ کی وجہ سے قادیانی طبقہ مرزا قادیانی کو''نبی اور رسول''اس کی بیوی کو''ام المؤمنین''اس کی بیٹی کو''سیدۃ النساء''اس کے بیٹے کو''قمر الانبیاء''اس کے خاندان کو''اہل بیت''اس کی باتوں کو''حدیث''اس کے کاموں کو''سنت''اور اس کی من گھڑت وحی کو''قرآن''کہتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا دعویٰ:

قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ پر بھی فضیلت حاصل ہے۔مرزا قادیانی کے ایک مرید ظہور الدین اکمل نے مرزا کی شان میں ایک نظم لکھی اور اس میں مرزا کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل لکھا ہے۔(نعوذ باللہ)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔۔۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔۔۔ غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(روزنامہ بدر قادیان 25 اکتوبر 1906)

صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ عنہم کی توہین:

''ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔''

(ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری 1915ء 3/2 صفحہ 57 احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام)

''اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔'' (روحانی خزائن ج19 ص193)

قرآن پاک کی توہین:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب تذکرہ (جس کو مرزائی قرآن کا درجہ دیتے ہیں) اس کے صفحہ

نمبر 548 پہ لکھا ہے کہ:

''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں''۔

(تذکرہ ص548)

اب اس فتنہ کی خطرناکی کا اندازہ یہاں سے لگالیں کہ مسلمان قرآن کو مانتا ہے اور قادیانی بھی کہتا ہے کہ میں قرآن کو مانتا ہوں اور تلاوت بھی کرتا ہوں لیکن وہ اس کو بھی قرآن کی طرح مانتا ہے جو غلام قادیانی کے منہ کی باتیں ہیں (نعوذ باللہ) اب یہ قرآن کی بالکل واضح توہین ہے جس کی بنا پر قادیانیوں کو کافر کہا جاتا ہے۔

احادیث مبارکہ کی توہین:

''میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔'' (روحانی خزائن ج19 ص140)

حرمین شریفین کی توہین:

حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے۔ مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو۔ کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔ (انوار العلوم ج4 ص136)

کلمہ طیبہ کی حقیقت:

عام طور پر مرزائی طبقہ پوری دنیا میں کلمہ اسلام ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھ کر مسلمانوں کو باور

کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہی ہیں ۔ ہمارا اور تمھارا کلمہ ایک ہی ہے۔قادیانیوں پر جب اعتراض ہوا کہ جب تمھارا نبی الگ ہے تو کلمہ بھی الگ کرو تو مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم۔اے نے اس سوال کے جواب میں لکھا:

''اور ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفٰے فماعرفنی ومارئ اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت اٰخرین منھم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔اس لیئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔'' (کلمۃ الفصل ص158)

قادیانی-غیر قادیانی یعنی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟

آپ نے قادیانی عبارات کو ملاحظہ فرمایا کہ جن سے قادیانیوں کا کافر ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے لیکن تعجب ہے قادیانی پھر بھی سوال کرتے ہیں کہ ہمیں نماز ،روزہ، حج وغیرہ ادا کرنے کے باوجود کافر کیوں کہا جاتا ہے؟

ہم مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ ہمارے سارے عقائد اسلامی ہیں اور ہم بھی نماز،روزہ،حج وغیرہ ادا کرتے ہیں لیکن تم ہمیں کافر کیوں کہتے ہو؟ یاد رکھیں مرزائی عقیدہ کے مطابق دنیا کے ڈیرھ ارب مسلمان مرزا قادیانی کو نہ ماننے کیوجہ سے مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں۔

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت انوار العلوم ج6ص110)

''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص110)

قادیانی اخلاق:

عموما جولوگ قادیانیوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ ان کے اخلاق کی تعریف کرتے ہیں اور بات بھی ایسی ہی ہے کہ قادیانی، قادیانیت سے لاعلم سادہ لوح مسلمان کے سامنے بظاہر اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے جس سے متاثر ہوکر مسلمان اس قادیانی کی تعریف کرنے لگتا ہے۔ یادرکھیے! قادیانیوں کے اخلاق کی مثال زہریلی مٹھائی کھلا کرلوٹنے والے شخص جیسی ہے۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ اگر کوئی شخص آپ سے بڑے اچھے اخلاق سے ملتا ہولیکن آپ کے پیچھے آپ کے والدین، اساتذہ کی توہین کرتا ہواوران کوگالیاں دیتا ہواور پھراس کے عمدہ اخلاق ظاہر کرنے کا مقصد بھی آپ کواعتماد میں لے کرآپ کا مال ومتاع لوٹنا ہوتو آپ ایسے شخص کواچھے اخلاق والا کہیں گے یادھوکے بازاورفراڈیا؟

اب قادیانیوں کو دیکھیں تو وہ اللہ تعالیٰ ، رسول اللہ، انبیاء کرام، صحابہ کرام، اہل بیت ، قرآن و حدیث اوراہل اسلام کی توہین کرتے ہیں اوران کے اخلاق ظاہر کرنے کا مقصد بھی مسلمان کے ایمان پرحملہ کرنا ہےتوکیا اب آپ ایسے گستاخ کوصاحب اخلاق کہہ سکتے ہیں؟

ایک حوالہ نوٹ فرمالیں جس سے آپ کوقادیانی اخلاق کا بخوبی اندازہ ہوگا۔

”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اوراس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اوراسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکارعورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی کہ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہرلگادی ہے۔“ (روحانی خزائن ج5ص547-548)

”دشمن ہمارے بیابانوں کےخنزیر ہوگئے اوران کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔“

(روحانی خزائن ج14ص53)

ا۔لعنت ۲۔لعنت ۳۔لعنت۔۔۔۔۔۔۔۹۹۹۔لعنت ۱۰۰۰۔لعنت

(روحانی خزائن ج8ص162-158)

عام کافراورقادیانیوں میں فرق:

مسلمانوں کی اکثریت اپنی کم علمی اوراس فتنے کی حساسیت سے لاعلم ہونے کی وجہ سے یہ سوال

پوچھتی ہے کہ آپ مرزائیوں سے بائیکاٹ کے معاملے میں اتنے شدید کیوں ہیں اور انکی مصنوعات جیسے شیزان وغیرہ کا استعمال حرام بتاتے ہیں لیکن پیپسی، کوک اور کافروں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کا نہیں کہتے تو اس مسئلہ کو بھی اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ۔

اس غلط فہمی کی بڑی وجہ ایک غلطی ہے اور وہ یہ کہ دنیا میں بھی ہمیشہ جنس کا مقابلہ جنس سے کیا جاتا ہے مثلاً ایک سپورٹس کار کا نیا ماڈل متعارف کروایا جائے تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ماڈل پچھلے ماڈل سے اتنے گنا تیز رفتار اور بہتر ہے یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ سپورٹس کار فلاں سپورٹس بائیک سے بہتر ہے۔لہٰذا قادیانیوں کے کفر کے معاملے میں یہ غلطی کی جاتی ہے کہ ان کو عام کافر کی طرح سمجھ کر عام کافر سے ان کا موازنہ کیا جاتا ہے حالانکہ وہ عام کافر نہیں بلکہ زندیق ہیں۔ اب اس فرق کو سمجھ لیتے ہیں کہ اسلام میں کفر کی تین بڑی قسمیں ہیں اور قادیانی ان میں سے کونسا کافر ہے؟

(1)عام کافر/مطلق کافر:

اسلامی شریعت میں عام کافر یا مطلق کافر اس کو کہتے ہیں کہ جو اپنی نسبت اپنے کفر کی طرف کرے۔مثال کے طور پر آپ ایک یہودی سے پوچھیں کہ تم کون ہو؟ تو وہ کہے گا کہ میں یہودی ہوں اور آپ کو وہ مسلمان کہے گا۔اسی طرح عیسائی، ہندو، سکھ، پارسی غرض ہر کافر اپنی نسبت اپنے کفر کی طرف کرے گا اور کلمہ گو کو مسلمان کہے گا۔شریعت میں ایسے کافر کے ساتھ لین دین اور تجارت جائز ہے لیکن دلی محبت اور پیار عام کافر کے ساتھ بھی حرام ہے۔

(2)مرتد:

مرتد اس کافر کو کہتے ہیں جس کو اللہ پاک نے دین اسلام کی دولت دی لیکن وہ اس عظیم نعمت کو چھوڑ کر کفر اختیار کر لے۔ایسے کافر کے لیے شریعت میں حکم یہ ہے کہ اسلامی حکومت اس کو تین دن کی مہلت دے گی اور اس کو سمجھایا جائے گا کہ وہ اس گناہ سے توبہ کر لے۔اگر وہ توبہ کر لے تو پھر مسلمانوں میں شمار کیا جائے گا اور اگر وہ نہ مانے تو اسلامی حکومت کا یہ کام ہے کہ اس کی گردن زنی کرے۔

(3) زندیق:

زندیق اس کو کہتے ہیں جو اپنے کفر کو اسلام کہے جبکہ اسلام کو کفر کہے یا اپنے کفر پر اسلام کا لیبل لگا کر دھوکہ دے۔زندیق کے ساتھ شریعت اسلامی میں کسی بھی قسم کا لین دین، تجارت، سلام کلام، اٹھنا بیٹھنا

اور کسی قسم کا تعلق بھی حرام ہے۔

قادیانیوں سے بائیکاٹ کیوں ضروری ہے؟

شریعت کسی بھی زندیق ٹولے سے ہر قسم کے لین دین کو حرام قرار دیتی ہے اور قادیانی تو زندیق ہونے کے علاوہ گستاخ رسول اور جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکار بھی ہیں۔اور اپنی آمدن ومنافع کا سولہ فیصد قادیانی جماعت کو چندہ دیتے ہیں۔لہٰذا قادیانیوں سے دونوں طرح کا بائیکاٹ ضروری ہے ایک ان کی ذات کا اور دوسرا ان کی مصنوعات کا۔

ان کے ساتھ بائیکاٹ کسی مسجد، مدرسے یا تنظیم کے ساتھ تعاون نہیں ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے کہ ان کے دشمنوں سے تعلق نہ رکھا جائے۔

بڑے بڑے قادیانی اداروں میں سے مندرجہ ذیل کچھ اداروں کے نام آپ کے سامنے عرض کیے جارہے ہیں:

شیزان کی تمام مصنوعات

شاہ تاج شوگر ملز

یونیورسل سٹیبلائزر

پنجاب آئل ملز کی تمام مصنوعات

(ذائقہ گھی وبناسپتی،راجہ سوپ،Canolive Oil، Oliva, Ella Suflower،)

بیٹا پائپس (Beta Pipes)

قادیانیوں سے بائیکاٹ کی وجوہات:

۱۔ قادیانی زندیق ہیں۔

۲۔ گستاخ رسول اور جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکار ہیں۔

۳۔ اپنی آمدن کا ایک خاص حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغاوت میں استعمال کرتے ہیں۔

۴۔ پاکستان کے ازلی دشمن ہیں۔

اب آپ کے ذمے ہے کہ جہاں بھی آپ ہوں ان دشمنان رسول کے بائیکاٹ کی آواز لگائیں۔

عقیدہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام:

عقیدہ ختم نبوت کی طرح عقیدہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام بھی ضروریات دین میں سے ہے۔جیسے عقیدہ ختم نبوت کا انکار کفر ہے ویسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع ونزول کا انکار بھی کفر ہے۔مرزا قادیانی نے جہاں اور کفریات کا ارتکاب کیا ہے وہاں اس عقیدہ کا بھی انکار کیا ہے اور دعویٰ کیا کہ عیسیٰ تو فوت ہو چکے ہیں اور احادیث میں جس عیسیٰ کے آنے کا وعدہ کیا گیا ہے اس سے مراد میں ہی ہوں اس لیے اس عقیدہ کو سمجھنا بھی انتہائی ضروری ہے ہم انتہائی اختصار سے اس موضوع کو تین جہات (Directions) سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

1: امت مسلمہ کا عقیدہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام سے کیا مراد ہے اور قرآن وسنت اس کے بارے میں ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟

2: قادیانی رفع ونزول عیسی علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں اور وہ قرآن وحدیث سے ٹکراتا ہے کہ نہیں؟

3: مرزا قادیانی کا دعویٰ کرنا کہ وہ ہی مسیح ہے، یہ دعوی سچا ہے یا جھوٹا؟

مسلمانوں کا عقیدہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر، صاحب معجزات پیغمبر تھے۔آپ کی ولادت بغیر باپ کے ہوئی۔آپ کے ہاتھ پر بہت سے معجزات کا ظہور ہوا لیکن یہود نے نہ صرف آپ کی نبوت کا انکار کیا بلکہ دشمنی پر اتر آئے اور آپ علیہ السلام کے خلاف انہوں نے ناپاک سازشیں شروع کر دیں۔اور بالاخر یہ سازش تیار کی کہ آپ کو نعوذ باللہ قتل کر دیا جائے۔اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے قتل سے بچایا اور زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے دوبارہ نزول فرمائیں گے اور دین اسلام کے عالمی غلبے کا سبب بنیں گے۔اب ہم قرآن وحدیث میں سے اس کے دلائل پڑھ لیتے ہیں۔

قرآنی آیت:

وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ

شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا

(سورۃ النساء، آیت نمبر 157)

''اور (وہ یہود لعنتی ٹھہرائے گے) ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو کہ رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے قتل کر دیا حالانکہ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انہوں نے ان کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا۔''

حدیث مبارکہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ عِيْسٰى لَمْ يَمُتْ، وَاِنَّهٗ رَاجِعٌ اِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

''بے شک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے، وہ قیامت سے پہلے تمھاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔''

(تفسیر ابن جریر، تفسیر ابن کثیر، تفسیر درمنثور، زیر تفسیر سورۃ آل عمران آیت 55)

مرزا قادیانی جھوٹا مسیح کیسے؟

دراصل اس موضوع کا مرزا قادیانی کی ذات سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں بنتا۔ یہ مرزا قادیانی کی ایک عجیب سی منطق ہے کہ عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں لہذا میں عیسیٰ ہوں۔ یہ تو ایسے ہی ہے کہ جیسے بادشاہ فوت ہو جائے اور کوئی یہ کہے میں بادشاہ ہوں۔

قرآن وحدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے آسمان پر جانے اور دوبارہ زمین پر آنے تک کے حالات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے سچے مسیح کی 120 سے زائد علامات بیان فرمائیں ہیں جن میں سے کوئی ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی اب ہم علامات مسیح علیہ السلام کا مرزا قادیانی سے تقابلی جائزہ پیش کرتے ہیں جس سے ثابت ہو گا کہ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت میں ویسا ہی جھوٹا ہے جیسے فرعون دعویٰ خدائی میں۔

(اساتذہ بھرپور کوشش کریں کہ کسی طالب علم سے علامات مسیح کے تقابل والا چارٹ بنوا کر کلاس میں لگوا لیں اور پھر موضوع پڑھائیں)

علامات مسیح کا مرزا قادیانی سے تقابلی جائزہ:

احادیث مبارکہ کی نشانیوں سے ہم جائزہ لے لیتے ہیں کہ مرزا قادیانی میں کیا ایک بھی نشانی پائی جاتی ہے؟

سچے مسیح کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہوگا۔	جبکہ جھوٹے مسیح کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔
سچے مسیح کی والدہ کا نام مریم صدیقہ علیہا السلام ہوگا۔	جبکہ جھوٹے مسیح کی ماں کا نام چراغ بی بی ہے۔
سچے مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔	جبکہ جھوٹے مسیح کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ ہے۔
سچے مسیح آسمان سے نازل ہوں گے۔	جبکہ مرزا قادیانی پیدا ہوا۔
سچے مسیح دمشق میں نازل ہوں گے۔	جبکہ مرزا قادیانی قادیان (پنجاب) میں پیدا ہوا۔
سچے مسیح دو زرد چادروں میں ملبوس ہوں گے۔	جبکہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھے دو پیلی بیماریاں ہیں
سچے مسیح کو لانے والے دو فرشتے ہوں گے۔	جبکہ مرزا قادیانی کے ساتھ ایسا کچھ نہ ہوا۔
سچے مسیح حج اور عمرہ کریں گے۔	جبکہ مرزا قادیانی ساری زندگی مکہ و مدینہ کی زیارت سے ہی محروم رہا۔
سچے مسیح روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دفن ہوں گے۔	جبکہ مرزا قادیانی قادیان میں گندے نالے کے قریب دفن ہوا۔
سچے مسیح حاکم اور عادل بن کر آئیں گے۔	جبکہ مرزا قادیانی انگریزوں کا غلام بن کر آیا۔
سچے مسیح لوگوں میں مال تقسیم کریں گے۔	جبکہ مرزا قادیانی ساری زندگی لوگوں کو لوٹتا رہا۔
سچے مسیح کے زمانے میں جنگ و قتال کا خاتمہ ہو جائے گا۔	جبکہ مرزا قادیانی کی آمد کے بعد جنگ و قتال بڑھ گیا۔
سچے مسیح کے زمانے میں ٹیکس اور جزیہ ختم ہو جائے گا۔	جبکہ مرزا قادیانی کی آمد کے بعد ٹیکس بڑھ گئے۔

عقیدہ ظہور امام مہدی علیہ الرضوان:

عام طور پر قادیانی جب کسی مسلمان کو اپنے مذہب کی دعوت دیتے ہیں تو مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کا ذکر نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ ہمارا تو مسلمانوں سے صرف امام مہدی کے حوالے سے اختلاف ہے ہمارے عقیدے کے مطابق جس مہدی کے آنے کی پیشین گوئی آنحضرت ﷺ نے کی تھی وہ مہدی آچکا ہے اور وہ مرزا قادیانی ہے۔ محترم حضرات! یہ بھی قادیانی دجل کا ایک طریقہ واردات ہے مرزا قادیانی کا اپنے دیگر دعوؤں کی طرح دعویٰ مہدویت میں بھی جھوٹا ہونا دو جمع دو چار کی طرح بالکل واضح ہے یہاں بھی ہم احادیث میں بیان کردہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی علامات کا مرزا قادیانی سے تقابلی جائزہ پیش کر کے فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ:

لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِيْ وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي

''دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجیں گے کہ اس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد) اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق (یعنی عبداللہ) ہوگا''۔

(سنن ابی داؤد، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن حدیث نمبر 38802)

اب اس حدیث شریف سے امام مہدی کی چار نشانیاں ملتی ہیں۔

1 امام مہدی سید ہوں گے۔

2 ان کا نام محمد ہوگا۔

3 ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔

4 دنیا کا خاتمہ ممکن نہیں جب تک امام مہدی نہ آجائیں۔

علامات مہدی کا مرزا قادیانی سے تقابلی جائزہ:

اسی طرح ایک چارٹ میں احادیث سے لی گئی نشانیوں کا مرزا قادیانی جیسے جھوٹے مہدی سے موازنہ کر کے اس کے دعویٰ مہدویت کی حقیقت بیان کرتے ہیں۔

سچے مہدی کا نام ''محمد'' ہوگا۔	جھوٹے مہدی کا نام مرزا غلام احمد۔
سچے مہدی کے والد کا نام ''عبداللہ'' ہوگا۔	جھوٹے مہدی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ۔
سچے مہدی کی کنیت ابوالقاسم ہوگی۔	مرزا کی کوئی کنیت نہیں۔
آپ کا لقب ''مہدی'' ہوگا۔	مرزا کا لقب سندھی یا دسوندی تھا۔
سچے مہدی اہل مدینہ سے ہونگے۔	مرزا پنجاب سے تھا۔
سچے مہدی کی زبان عربی ہوگی۔	مرزا پنجابی بولتا تھا۔
سچے مہدی سید ہوں گے۔	مرزا کہتا میری 5 نسلیں ہیں۔ (مغل، فارسی، چینی، بنی اسرائیل، سید)

(اب آپ سیشن میں شریک تمام شرکاء سے یہ درخواست کریں کہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ ان تمام نشانیوں کو پڑھیں۔)

(اور آپ نے ہمیشہ تقابل سوالا جوابا پڑھانا ہے اور جواب میں تمام شرکاء کو شامل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔)

مرزا قادیانی شخصیت و کردار کے آئینے میں:

مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار پر بات چیت کرنا یہ کسی کی ذات پر حملہ نہیں ہے بلکہ قادیانیت کو پرکھنے کے لیے ضروری ہے کیونکہ بانی مذہب اپنے مذہب کے لیے آئینہ ہوتا ہے۔ جیسے اسلام کو پرکھنا ہو تو اس کے لیے مسلمانوں کی زندگی نہیں دیکھی جائے گی بلکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و تعلیمات کا مطالعہ کریں گے۔ یعنی اگر بانی مذہب کی زندگی پرکھ لی جائے تو پتہ چل جائے گا کہ مذہب کیسا ہے۔ اور قادیانیت کو سمجھنے کے لیے عام فہم اور آسان راستہ بھی مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار اور نظریات و عقائد ہیں۔ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنے باپ کی زندگی پر ''سیرت المہدی'' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب کے چند حوالوں سے ہی مرزا قادیانی کی شخصیت کھل کر سامنے آجائے گی۔

مرزا قادیانی کا بچپن:

مرزا قادیانی کے بچپن کے حالات عام دیہاتی بچوں سے بھی کمتر ہیں اور مرزا میں وہ تمام عیوب

پائے جاتے ہیں جوایک عام آوارہ نافرمان بچے میں پائے جاتے ہیں۔ملاحظہ کیجیے:

راکھ سے روٹی:

اس حوالے کی کہانی یہ ہے کہ مرزا کا بیٹا لکھتا ہے کہ ایک دن مرزا قادیانی اپنے گھر آیا اور ماں سے پوچھا کہ کیا پکا ہے؟ تو جو چیز پکی تھی وہ مرزا کو پسند نہیں تھی لہذا مرزا نے اپنی ماں سے پوچھا کہ میں تو یہ نہیں کھاتا تو پھر میں کیا کھاؤں؟ تو مرزا کی ماں نے کہا یہی کھاؤ۔بس یہی مکالمہ چلتا رہا کہ کیا کھاوں سالن،شکر، دودھ بالآخر ماں نے تنگ آ کر کہا کہ:

''جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھالو۔'' (سیرت المہدی جلد 1 ص 225،226)

تو مرزا اٹھا اور روٹی پر راکھ رکھ کر کھانا شروع کر دیا۔

جیب میں اینٹ:

اس کا سیاق وسباق یہ ہے کہ مرزا نے ایک دن اپنے مرید سے کہا کہ ذرا دیکھنا میرے بائیں طرف کچھ دنوں سے درد رہتا ہے۔مرید نے بائیں طرف کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر دیکھا تو اینٹ نکل آئی۔وہ بڑا حیران ہوا تو مرزا نے کہا کہ کچھ دن پہلے میرا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود اس کے ساتھ کھیل رہا تھا اور میں نے اسے منع کیا تھا تو اس وقت اس نے میری جیب میں ڈال دی تھی کہ ابا رکھ لو بعد میں لے لوں گا۔مرزا ایسا مخبوط الحواس تھا کہ اس کو ایک نارمل انسان ثابت کرنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا مشکل سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا۔مرزا ساری زندگی وہ کام صحیح طریقے سے نہ کر سکا جو چھوٹے بچے بھی کر لیتے ہیں۔مثلاً مرزا جوتی اور جرابیں الٹی سیدھی پہنتا تھا اور کاج میں بٹن بھی نہیں لگا سکتا تھا۔ان کے حوالے مندرجہ ذیل ہیں۔

غرارہ:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اوائل میں غرارے استعمال فرمایا کرتے تھے۔پھر میں نے کہہ کر وہ ترک کروا دیئے۔''

(سیرت المہدی جلد 1 ص 59،60)

الٹی سیدھی گرگابی:

''ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی لے آیا اور آپ نے پہن لی مگر اسکے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا کئی دفعہ الٹا پہن لیتے تھ اور پھر تکلیف ہوتی

تھی۔بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہوکر فرماتے،ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیئے تھے،مگر باوجود اسکے آپ الٹے سیدھے پہن لیتے تھے۔'' (سیرت المہدی جلد1ص60)

الٹی سیدھی جرابیں:

''مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ پیر پر ٹھیک سے نہ چڑھتی۔کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آ جاتی کبھی ایک جراب سیدھی اور دوسری الٹی۔۔۔۔۔جوتی اگر تنگ ہوتی تو اسکی ایڑی بٹھا لیتے۔''

(سیرت المہدی جلد1صفحہ418)

بٹن اور کاج:

''بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوتے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے گئے دیکھے گئے۔''

(سیرت المہدی جلد1صفحہ417)

کھانے کا انداز:

''کھانا کھاتے ہوئے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیے جاتے تھے،کچھ کھاتے،کچھ چھوڑ دیتے تھے۔کھانے کے بعد آپ کے سامنے سے بہت سے ریزے اٹھتے تھے۔'' (سیرت المہدی جلد1صفحہ417)

''بعض دفعہ تو دیکھا گیا کہ آپ صرف روکھی روٹی کا نوالہ منہ میں ڈال لیا کرتے تھے۔اور پھر انگلی کا ایک سرا شوربہ میں تر کر کے زبان سے چھوا دیا کرتے تھے تا کہ لقمہ نمکین ہوجاوے۔'' (سیرت المہدی جلد1صفحہ422)

فرشتگانِ مرزا:

اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے نبیوں کو بھی وحی کی گئی وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے واسطے سے کی گئی۔تو آیئے مرزا قادیانی کو اس رخ سے بھی جانچ لیتے ہیں۔

(۱) ٹیچی ٹیچی:

''۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔'' (روحانی خزائن ج22،ص346)

(۲) خیراتی:

''تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہو گئے جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔''
(تذکرہ ص23)

(۳) مٹھن لال:

''یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے، ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کر لیا کرتے ہیں۔مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔'' (تذکرہ ص474)

(۴) درشنی:

''ایک فرشتہ کو میں نے 20 برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا۔صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔اس نے کہا ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 69)

(۵) حفیظ:

ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے، وہ کہنے لگا، میرا نام حفیظ ہے۔ (تذکرہ ص643)

(۶) شیرعلی:

''میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل اور کدورت ان میں سے پھینک دی۔'' (تذکرہ ص24)

مرزا قادیانی کی شیطانی وحی:

ان فرشتوں کے ذریعے سے مرزا قادیانی پر کون کون سے الہامات اور وحی اترتی رہیں اور کون سی زبان میں تو چلتے چلتے اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں کیونکہ قرآن کریم کی آیت مبارکہ کا مفہوم ہے کہ ''نبی جس قوم میں آتا ہے اسی قوم کی زبان میں وحی لے کر آتا ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی کو دیکھیں کہ اس کو پنجابی، اردو، انگلش، ہندی، فارسی اور ان زبانوں میں بھی وحی ہوئی ہے جس زبان کا نہ مرزا کو پتہ نہ اس کے فرشتوں کو۔ مثلاً:

پنجابی وحی: ''پٹی پٹی گئی''۔ (تذکرہ ص801)

اردو وحی: پہلے الہام ہوا ''تائی آئی'' پھر مرزا نے سوچا کہ میری تو تائی کوئی نہیں تو پھر سوچا کہ ''تار آئی'' ہوگا۔

انگلش وحی: "I love you, I am with you, I shall help you"

مرزا قادیانی کے جھوٹ:

سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن وحدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا سو میں یہ حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن وحدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہو۔'' (روحانی خزائن ج14، ص394)

اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کیلئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش

کی تھی۔'' (روحانی خزائن ج21،ص359)

آخران تمام عقائد اور نظریات کو پڑھنے کے بعد ایک سوچ ذہن میں آتی ہے کہ یہ عقائد آئے کہاں سے؟ اوران کا مقصد کیا ہوسکتا ہے؟

علامہ اقبال نے گہرے تجزیے اور قادیانیت کا بڑے قریب سے مطالعہ کرنے کے بعد صرف دو جملوں میں قادیانیت کو بےنقاب کر دیا۔ فرمایا:

''قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے''۔ یعنی قادیانیت یہودی نظریات وخیالات کا مجموعہ ہے۔ اور یہودیت کی اسلام دشمنی قرآن سے ثابت شدہ ہے۔

اسرائیل کی اسلام دشمنی کسی بھی انسان سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔ اسرائیل میں قادیانیوں نے اپنی بہت بڑی عبادت گاہ بنائی ہوئی ہے اور ان کو وہاں سالانہ جلسے اور تقریبات کرنے کی مکمل آزادی ہے۔ اخبارات میں یہ خبریں بھی آتی رہی ہیں کہ قادیانی اسرائیلی فوج سے ٹریننگ حاصل کر کے پاکستان میں آکر تخریبی کاروائیاں کرتے رہے ہیں اور مختلف مسالک کو آپس میں لڑانے کی تخریب کاریوں کی بھی نشاندہی ہوتی رہتی ہے۔

پاکستان میں کوئی بھی پلیٹ فارم یا سٹیج آپ کو ایسا نہیں ملے گا جس پر تمام مسالک اکٹھے ہوں لیکن حضور اکرم ﷺ کا نام نامی اور آپ ﷺ کی ختم نبوت ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس پر سب لوگ اکھٹے ہو جاتے ہیں۔ قادیانیوں کا کفر اتنا واضح ہے کہ 1450 سے زائد تمام مسالک مثلاً بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث کے علماء اور جماعتوں مثلاً تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی، تنظیم اسلامی نے متفقہ طور پر انہیں کافر وزندیق قرار دیا ہے اوران کے بائیکاٹ کو لازمی قرار دیا ہے۔

یہ اسلامی مؤقف اس قدر ٹھوس اور مضبوط ہے اور اس قدر عام فہم ہے کہ جب بھی قادیانیوں کے نظریات، عقائد کو کسی کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ چاہے مدرسے سے تعلق رکھنے والا ہو یا ڈاکٹر انجنیئر ہو، وہ تاجر ہو، سٹوڈنٹ ہو یا عدلیہ سے تعلق رکھنے والا شخص ہو، کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو خواہ تعلیم یافتہ ہو یا ان پڑھ، جب بھی ان کے سامنے قادیانیت کھلی ہے تو سب نے یہی فیصلہ دیا ہے کہ قادیانیت اور اسلام دو علیحدہ چیزیں ہیں۔ چناچہ جب قادیانیت کے خلاف بات عدالت میں پہنچی تو باوجود اس کے کہ وہ عالم نہیں تھے لیکن

انہوں نے بھی وہی رائے دی جو علماء کی رائے۔

اب ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ قادیانی کس میدان میں محنت کر رہے ہیں۔ان کا میدان مدرسہ اور مسجد نہیں ہے بلکہ ان کا میدان سکول، کالج اور یونیورسٹی ہے۔اور وہ اپنا ارتداد کیسے ان اداروں میں پھیلا رہے ہیں۔

میرے اور آپ کے سوچنے کی چیز یہ ہے کہ اب بھی اگر ہم نہ جاگے اور ہم نے اپنی بے حسی کو نہ چھوڑا تو یہ تو ہمارے گھروں تک بھی پہنچ جائیں گے۔اور اگر ہم نے اب بھی اس کام کو اپنا نہ سمجھا تو روزِ محشر ہم دُہرے مجرم ٹھہرائے جائیں گے۔



SEF Departments

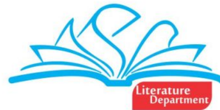














SHUBBAN
EDUCATIONAL FORUM

2012
S.E.F started its operations from March of 2012. At the time S.E.F consisted of two members. They visited different educational institutions to commence forum's activities.

2013
After receiving a positive feedback from the schools and colleges. S.E.F established Professors and Teachers forum. This forum was instigated in order to provide training and assistance to teachers and professors who showed interest to be a part of S.E.F. Alahamdulliah! A considerable number of educationists are associated with S.E.F. protecting the belief of "End of Prophethood".

2014
S.E.F launched a free school near Chanabnagar (Rabwah) at district Chinot. Despite having limited financial means the school is providing free education to the underprivileged children in its locality.

KNOWLEDGE
IS THE LIGHT OF MIND

12

2015
S.E.F successfully engaged educational institutions across Pakistan including schools and colleges situated at remote areas such of Tharparkar, Nagar Parker and AJ&K. S.E.F conceives its responsibility to enlighten the students from all sections of the society about the importance of religious values of Islam.

2016
Shubban e Khatem e Nabuwat is providing whatever help it can provide to newly converted muslims. When a qadiyani accepts islam he/she has to face a serious backlash from qadiyani jamat via extortion of their properties and by taking away their livelihood. Sometimes they are also evicted from their homes as well. Shubban is providing financial help to these persons and their families. Moreover, S.E.F initiated a scholarship program for children of neophyte mulisms so they could study in respectable educational institutes without paying any fee.



2017
S.E.F felt the need to embellish its objects The associated team of teachers and professors were provided trainings for offbeat speaker programs such as (ISP, CSP, PSP, NSP). S.E.F envisions to equip its associates with most profound techniques of orientation.

2018
With an ever increasing number of its team members S.E.F has introduced an application for keeping track of its members who are doing their very best to promote its cause that is to defend the belief of End of Prophet Hood. In addition to the app a periodical has also been created.

شبان ختم نبوت کے شعبہ جات

شعبہ
دعوت اسلام

شعبہ
تبلیغ

شعبہ
کفالت و تربیت
نومسلمین

شعبہ
خدمت خلق

شعبہ
ایجوکیشنل ونگ

شعبہ
آئی ٹی

شعبہ
تاجران

شعبہ
آئین و قانون

شعبہ
نشر و اشاعت

شبان ختم نبوۃ
SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

For more information, Please visit:

 www.shubban.com  shubban.official  shubbanmedia  shubbankn